فضول خرچی اور اسراف کی مذمت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

دار اہل السنۃ

للتصنیف الکتب والطباعۃ والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

فضول خرچی اور اِسراف کی مذمّت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

فضول خرچی اور اِسراف کی مذمّت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اِسراف کا لُغوی اور اِصطلاحی معنیٰ

برادرانِ اسلام! اِسراف کا لُغوی معنیٰ بے موقع وبے جا خرچ کرنا، برباد کرنا، خرچ کرنے میں حد سے گزر جانا ہے۔ جبکہ اِصطلاح میں اس سے مراد کسی ایسے بے مقصد یا ناجائز کام میں خرچ کرنا، جس میں شرعًا، یا عادۃً یا مُروۃً خرچ کرنا منع ہو، اِسراف کہلاتا ہے(۱)۔ فُضول خرچی اور اِسراف خلافِ شریعت اُمور میں ہو تو حرام، اور خلافِ مُروَت کاموں میں ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے(۲)۔

---

(۱) "التعريفات" للجُرجاني، باب الألف، صـ۲۳، ۲۴، مُلخَّصاً. و"الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية" الخلق ۲۷، الجزء ۲، صـ۱۹.

(۲) "الحديقة الندية" الخلق ۲۷، الجزء ۲، صـ۱۹.

اِسراف کی مُمانعت

عزیزانِ محترم! اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ پاک میں فضول خرچی اور اِسراف سے مُمانعت فرماکر، اپنی ناراضی کا اِظہار فرمایا ہے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُسۡرِفُوۡا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ﴾[1] "بے جا خرچ مت کرو، یقیناً بے جا خرچنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں!"۔

ایک اَور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ﴾[2] "کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو! یقیناً حد سے بڑھنے والے اللہ تعالی کو پسند نہیں"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اِسراف کا معنی حد سے بڑھنا ہے، حد سے بڑھنا دو۲ طرح سے ہوتا ہے: (۱) جسمانی، (۲) روحانی۔ اسی لیے گناہ کو بھی اِسراف کہا جاتا ہے: ﴿رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِيۡۤ اَمۡرِنَا﴾[3] یہاں دونوں قسم کا اِسراف مراد ہو سکتا ہے، جسمانی بھی، رُوحانی بھی، اور اس کا تعلق لباس، غِذا، پانی سب سے ہی ہے، لہٰذا اِسراف کی بہت تفسیریں ہیں: (۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا، (۲) حرام چیزوں کا استعمال کرنا، (۳) ضرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا، (۴) جو دل چاہے وہ کھا پی لینا یا پہن لینا، (۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا، جس سے معدہ خراب ہو جائے،

---

(۱) پ۸، الأنعام: ۱٤۱.

(۲) پ۸، الأعراف: ۳۱.

(۳) پ٤، آل عمران: ۱٤۷.

بیمار پڑجائے، (٦) مُضِر اور نقصان دہ چیزیں کھانا پینا، (٧) ہر وقت کھانے پینے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں؟ آئندہ کیا پیوں؟"[1] وغیرہ۔

شیطان کے بھائی

حضراتِ گرامی قدر! بے موقع بے مَحل پیسہ اُڑانا منع ہے، اور ایسا کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝٢٦ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾[2] "فُضول (یعنی ناجائز کام میں پیسہ) نہ اُڑا، یقیناً اُڑانے والے (فُضول خرچ کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں (کہ ان کی راہ چلتے ہیں)"۔

بخل، کنجوسی اور اِسراف کی مُمانعت

عزیزانِ مَن! دینِ اسلام ہر مُعاملے میں ہمیشہ اِعتدال و میانہ رَوی اپنانے کا حکم دیتا ہے، جبکہ بخل، کنجوسی اور اِسراف سے منع کرتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا﴾[3] "اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ، اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھا رہے ملامت کیا ہوا، تھکا ہوا"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "یہ تمثیل (بطورِ مثال) ہے، جس سے اِنفاق یعنی خرچ کرنے میں

---

(١) "تفسیرِ نعیمی" پ٨، الاَعراف، زیرِ آیت: ٣١، ٨/٣٩٠، ملخصًا۔

(٢) پ١٥، بني إسرائيل: ٢٦، ٢٧.

(٣) پ١٥، بني إسرائيل: ٢٩.

اِعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے، اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو (کنجوسی سے) اس طرح ہاتھ روکو، کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو، اور یہ معلوم ہو کہ گویا ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے، دینے کے لیے ہِل نہیں سکتا، ایسا کرنا توسببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب بُرا کہتے ہیں۔ اور نہ (ہی) ایسا (کُشادہ) ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لیے بھی کچھ باقی نہ رہے[1]۔

فضول خرچی اور تکبُّر کیے بغیر کھاؤ، پیو اور پہنو

حضراتِ ذی وقار! اَحادیثِ مبارکہ میں بھی فضول خرچی اور اِسراف سے بڑی مُمانعت فرمائی گئی ہے، ایک رَوایت میں ہے، حضور نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا وَتَصَدَّقُوْا، فِيْ غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلاَ مَخِيْلَةٍ»[2] "بغیر فُضول خرچی اور تکبُّر کیے کھاؤ، پیو، پہنو اور خیرات کرو"۔

شریعتِ مُطہَّرہ کا مطلوب و مقصود

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! فُضول خرچی اور اِسراف سے مُمانعت میں شریعتِ مُطہَّرہ کا مطلوب و مقصود یہ ہے، کہ انسان بے مقصد اور ناجائز کاموں میں کسی بھی چیز کا استعمال نہ کرے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان خیر و بھلائی کے کاموں میں بخل اور کنجوسی کرے، حضرت سیّدنا امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اگر تم اللہ کی فرمانبرداری میں جبلِ ابی قُبَیس کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو اِسراف نہیں، اور اگر ایک صاع[3] بھر

(١) "تفسیر خزائن العرفان" پ١٥، بنی اسرائیل، زیرِ آیت:٢٩، صـ٥٣١۔
(٢) "صحيح البخاري" كتاب اللباس، صـ١٠٢٠.
(٣) ایک صاع موجودہ اَوزان کے حساب سے تقریباً چار ۴ کلوگرام کا ہوتا ہے۔

اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرو تو یہ اِسراف ہے"[1]۔

وضو میں اِسراف

حضرت سیّدنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وضو فرما رہے تھے، کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کے پاس سے گزرے، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَا هَذَا السَّرَفُ؟» "(اے سعد!) یہ کیسا اِسراف ہے؟ انہوں نے عرض کی: کیا وضو میں بھی اِسراف ہے؟ اس پر مالکِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ»[2] "ہاں (وضو میں بھی اِسراف ہے) اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو" یعنی وضو کے لیے پانی کتنی ہی وافر مقدار میں دستیاب کیوں نہ ہو، بقدرِ ضرورت پانی استعمال کریں، ضرورت سے زائد پانی کا استعمال کرنا، اَعضاء کو پانچ ۵ یا چھ ٦ بار دھونا، یا اسے ضائع کرنا پانی کا اِسراف ہے۔

اِسراف کے اَسباب

حضراتِ گرامی قدر! فُضول خرچي اور اِسراف کے متعدِّد اَسباب ہیں، بسااَوقات انسان اپنی لاعلمی اور جہالت کے باعث اِسراف جیسے فعلِ حرام کا ارتکاب کر گزرتا ہے، اور اُسے علم تک نہیں ہوتا، کبھی انسان غُرور، تکبُّر اور تفاخُر کے مرض میں مبتلا ہو کر اَیسا کرتا ہے، مسلمان کے ساتھ غرور وتکبُّر کرنا انتہائی مذموم اور ناپسندیدہ اَمر ہے، اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی ناراضی کا باعث بھی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ﴾[3] "یقیناً وہ تکبُّر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا!"۔

---

(١) "تفسير ابن أبي حاتم" الأعراف، تحت الآية: ٣١، ر: ٧٩٦٢، ٤/ ١٣٩٩.
(٢) "سنن ابن ماجه" كتاب الطهارة، ر: ٤٢٥، صـ٧٩.
(٣) پ١٤، النحل: ٢٣.

غرور وتکبُّر کرنے والوں کا انجام

اللہ ربّ العالمین کو تکبُّر کس قدر ناپسند ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ بروزِ قیامت تکبُّر کرنے والوں کو اَوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، كَبَّهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ!»[1] "جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبُّر ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اَوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا!"۔

نمود ونمائش اور شہرت کی خواہش

میرے محترم بھائیو! نمود ونمائش اور شہرت وواہ واہ کی خواہش بھی اِسراف کے اَسباب میں سے ہے، شادی بیاہ کے موقع پر اِنسان دِکھلاوے اور رِیاکاری کے چکر میں، اپنا کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہا دیتا ہے، ہزاروں روپے کے مہنگے ترین ملبوسات خریدے جاتے ہیں، بڑے بڑے شادی ہالز (Wedding Halls) کی بُکنگ کروائی جاتی ہے، ضرورت سے زائد متعدّد اَنواع واَقسام کے کھانوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، رسمِ مہندی کے نام پر فحاشی وبے حیائی کا طوفان برپا کیا جاتا ہے، ناچنے گانے والیوں پر دَولت نچھاوَر کی جاتی ہے، اوران سب عوامل کے پیچھے صرف ایک ہی مقصد کارفرما ہوتا ہے، اور وہ ہے شُہرت ودِکھلاوا کا بھُوت؛ تاکہ محلّہ وبرادری میں ہماری ناک اونچی ہو، لوگ ہماری شادی کو مدّتوں یاد رکھیں، اور اس کی مثالیں دیں... وغیرہ وغیرہ۔

---

(١) "شعب الإيمان" ٥٧- باب في حسن الخلق، ر: ٨١٥٤، ٦/ ٢٧٧٢.

غیر ضروری طَور پر پیسے کا ضِیاع

یاد رکھیے! بے مقصد اور غیر ضروری طَور پر پیسہ کا ضائع کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہر گز پسند نہیں، حضرت سیّدنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: «إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثاً: (١) قِيلَ وَقَالَ، (٢) وَإِضَاعَةَ المَالِ، (٣) وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ»[1] "یقیناً اللہ تعالی نے تمہارے لیے تین ۳ کاموں کو ناپسند فرمایا ہے: (۱) فُضول بات، (۲) مال ضائع کرنا، (۳) اور بہت مانگتے رہنا (یا سوال کرنا)"، لہذا اپنے مال ودولت کا درست استعمال کریں، اسے ناجائز وحرام کاموں کے بجائے، نیک اور اچھے کاموں میں خرچ کریں۔

اِعتدال و میانہ رَوی... سب سے بہتر چیز ہے

حضراتِ گرامی قدر! اگر ہم اپنے گرد وپیش پر نظر دَوڑائیں، اور اپنے روز مرّہ اخراجات پر غیر جانبدارانہ نظرِ ثانی کریں، تو ہمیں بہت سی اشیاء اور مقامات پر اپنی فُضول خرچی اور اِسراف کا اِحساس ہوگا، دینِ اسلام میانہ رَوی کی تعلیم دیتا ہے؛ کیونکہ کسی بھی چیز میں بخل وکنجوسی یا فُضول خرچی واِسراف دونوں تباہی وہلاکت کا باعث ہیں، لہذا اِعتدال و میانہ رَوی ہی سب سے بہتر چیز ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾[2] "وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں، اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں"۔

---

(١) "صحيح البخاري، كتاب الزكاة، ر: ١٤٧٧، صـ٢٤٠.

(٢) پ١٩، الفرقان: ٦٧.

فُضول خرچی اور اِسراف کا علاج

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! فُضول خرچی اور اِسراف کی عادت پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے، کہ کوئی بھی چیز خریدنے یا کام کرنے سے پہلے، اس بات پر غَور وفکر کریں، کہ ہمیں اس چیز کی حاجت وضرورت ہے بھی یا نہیں؟ اور اگر ہے تو کتنی؟ حاجت سے زائد ہرگز نہ خریدیں؛ کہ ضائع ہونے کا قوی اندیشہ واحتمال ہے! مثال کے طَور پر اگر آپ سردی سے بچنے کے لیے کوئی اچھا لباس خرید رہے ہیں، یا شدید گرمی سے بچاؤ کے لیے اے سی (AC) لگوا رہے ہیں، اور واقعی اس کی حاجت بھی ہے، تو شرعًا اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر ان اشیاء کی خریداری کا مقصد دوسروں پر اپنی برتری کا اظہار ہے، تو یہ انتہائی مذموم اَمر ہے۔

اسی طرح اچھا مکان، اچھا فرنیچر، جدید ماڈل کی گاڑی، اور موبائل فون (Mobile Phone) وغیرہ کی خریداری کا مقصد، جب تک تکمیلِ ضرورت وحاجت ہے تب تو ٹھیک ہے! اور اگر مقصود غرور، تکبُّر اور تفاخُر ہے تو یہ سب بھی فُضول خرچی اور اِسراف کے زُمرے میں آئے گا، لہٰذا ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ہم اپنی فضول خرچی اور اِسراف کی عادت کو ختم کریں، کفایت شِعاری اور سادگی کی عادت اپنائیں، فُضول رسم ورَواج اور شہرت کی خاطر مال ودَولت کو ضائع نہ کریں، اپنے مال کو مَساجِد ومدارِس کی تعمیر میں لگائیں، دینی کتب کی اِشاعت کروائیں، علماء کی خدمت کریں، راہِ خدا میں سفر کرنے والے مُبلّغین کو زادِ راہ مُہیّا کریں، یتیموں، غریبوں اور بیوہ ومَساکین کی کفالت کریں، فلاح وبہبود کے کام کریں، جہاں پانی کی کمی ہو وہاں لوگوں کے لیے واٹر پلانٹ (Water Plant) لگوائیں، محنت کشوں اور مزدورں کی حاجت روائی کا انتظام کریں، اور اپنی آخرت بہتر بنائیں!!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں فُضول خرچی اور اِسراف کی عادت سے بچا، دین ودنیا کے تمام مُعاملات میں اِعتدال اور میانہ رَوی اختیار کرنے کی توفیق عطافرما، غرور وتکبُر اور رِیاکاری جیسی بُری عادات سے نَجات عطافرما، کفایت شِعاری اور سادگی کی دَولت سے مالامال فرما، لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کی توفیق مَرحمت فرما، اور ہمیں اچھااور نیک مسلمان بنا!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطافرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطافرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطافرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.